رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

یوم شنبہ

شرح چندہ

سالانہ چندہ ۲۱ روپیہ
ششماہی " ۱۱ "
سہ ماہی " ۶ "
ماہوار " ۲½ "

قیمت فی پرچہ ۱ر

جلد ۲ | ۱۶ اخاء ۱۳۲۷ ہش | ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۶۷ ھ | ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۳۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۵ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت قدرے ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

باوجود علالت طبع کے حضور نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں تشریف لے گئے۔ اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کمر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

کشمیر کے تمام محاذوں پر اب پہل ہمارے ہاتھ میں ہے

عید الضحیٰ کی تقریب پر چوہدری غلام عباس کا بیان!

تراڑکھل ۱۵ اکتوبر۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ کے سربراہ چوہدری غلام عباس نے عید الضحیٰ کے موقع پر ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ شدید لڑائی کے بعد کشمیر کے تمام محاذوں پر ہماری فوج نے دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے ہیں۔ ہندوستان نے جاڑوں سے قبل جو بڑا حملہ شروع کیا تھا وہ بالکل ناکام ہو چکا ہے۔ اور اب ہر محاذ پر پہل ہمارے ہاتھ میں ہے

چوہدری غلام عباس نے آزاد فوج کے بہادرانہ کارناموں کو سراہا اور انہیں مبارکباد دیتے ہوئے یقین دلایا کہ وہ دن اب زیادہ دور نہیں۔ جب کہ سارا کشمیر پاکستان میں شامل ہو جائیگا۔ آپ نے کہا عید الضحیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جذبہ قربانی کو تازہ رکھنے کے لئے منائی جاتی ہے۔ ہمیں اس مبارک تقریب پر یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ ہم طارق اور خالدؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک کہ اپنے وطن کو آزاد نہ کرا لیں۔ چوہدری غلام عباس نے ان اصحاب کا بھی شکریہ ادا کیا جو کشمیر کے باشندے نہیں ہیں لیکن آزادی کشمیر کے لئے کشمیری مسلمانوں کے دوش بدوش لڑ رہے ہیں

حیدر آباد کو انڈین یونین میں شامل کرنے کے انتظامات

نئی دہلی ۱۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست حیدر آباد کو باضابطہ طور پر انڈین یونین میں شامل کرنے کے لئے جملہ انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں چنانچہ ریاستی محکمہ کے سیکرٹری مسٹر وی۔ پی مینن انضمام نامہ کو آخری شکل دینے کے لئے حیدر آباد روانہ ہو گئے ہیں۔

پونچھ کا نہایت ہی قلیل علاقہ اب دشمن کے قبضہ میں ہے

مجاہدین نے ہر محاذ پر جارحانہ سرگرمیاں شروع کر دی ہیں!

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ کشمیر اسمبلی کے سابق رکن اور تحصیل مینڈھر ضلع پونچھ کے ایڈمنسٹریٹر و ڈگری ونگ کے آفیسر سردار فتح محمد ایم۔ ایل۔ اے نے جو حال ہی میں پونچھ اور راجوری کے محاذوں کا معائنہ کر کے آئے ہیں ہمارے نامہ نگار خصوصی کو خاص انٹرویو دیتے ہوئے بتایا۔ کہ سارے پونچھ میں تحصیل حویلی کا محض پانچ میل علاقہ اب دشمن کے قبضہ میں ہے۔ سدھنوتی۔ باغ اور حویلی کی تحصیلوں کا باقی سارا علاقہ ہمارے قبضے میں ہے۔ مجاہدین نے اب ان تمام محاذوں پر جارحانہ سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ اور یہ آخری مرحلہ اب سر کر لینا چنداں مشکل نہیں ہوگا۔ سردار فتح محمد صاحب نے بتایا۔ کہ راجوری اور نوشہرہ کے محاذوں پر دشمن نے خاصہ دباؤ ڈالنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن مجاہدین کی جان توڑ مدافعت، اور ساتھ کے ساتھ جارحانہ اقدام نے اس پر واضح کر دیا کہ وہ اپنی اس آخری کوشش میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اب مجاہدین کی فاتحانہ پیشقدمیاں جاری ہیں۔ اسلحہ اور گولہ بارود کے متعلق نامہ نگار کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سردار صاحب نے بتایا کہ اس میں بہت زیادہ مدد ہمارے دشمن کے بزدل سپاہی کرتے ہیں۔ جو مجاہدین کے گشتی دستوں کو دیکھتے ہی سر پر پاؤں رکھ کر اس بری طرح بھاگتے ہیں۔ کہ اپنے اسلحہ کا بھی ہوش نہیں رہتا۔ آپ نے مثال کے طور پر بتایا کہ پچھلے دنوں ہمارے علیا آباد و پیر گلی کی ہندوستانی چوکیوں کے صفائے میں ہمیں ۳۱ برین گنیں ۲ توپیں ۷۷۔۳ و ۳۰۳ کی رائفلیں اور لاانتہا گولہ بارود ہاتھ لگا ہے

آخر میں آپ نے اس امر کی اپیل کی۔ کہ مجاہدین کی ان سرگرمیوں کو دائمی حیثیت جبھی مل سکتی ہے اگر انہیں ملبوس و خوراک وغیرہ کی دقت نہ ہو۔ ہندوستان مسلمانان پاکستان سے اپیل کروں گا۔ کہ وہ وقت کی اہمیت کے پیش نظر مجاہدین کی ضروریات بہم پہنچانے کے سلسلے میں ہر قربانی کرنے کے لئے میدان میں آئیں (نامہ نگار خصوصی)

برسرام کو چھ ماہ کیلئے نظربند کر دیا گیا

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ کراچی کے ناظم نے وزیر اعظم سندھ کے سٹینو گرافر مسٹر پرسرام کو چھ ماہ کے لئے نظر بند رکھنے کا حکم دیا ہے۔ واضح رہے کہ مسٹر پرسرام کو حکومت پاکستان کے چند ضروری کاغذات خفیہ طور پر دہلی لے جاتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا تھا۔

نواب بھوپال کا سفر حج اور ہندوستانی پریس

بھوپال ۱۵ اکتوبر۔ حکومت بھوپال نے ایک اعلان میں بعض ہندوستانی اخبارات کی ان خبروں کو بے بنیاد قرار دیا گیا ہے جن میں نواب بھوپال کے سفر حج کے متعلق مختلف شبہات کا اظہار کیا گیا ہے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ شبہات یقیناً اس جذبہ کے منافی ہیں جس کے ماتحت انڈین یونین نے نواب صاحب کے لئے سفر حج کی ضروری سہولتیں مہیا کی ہیں۔

حیدر آباد کا معاملہ مجلس اقوام متحدہ سے واپس نہیں لیا جائیگا

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ مجلس اتحادی اقوام میں حیدر آبادی وفد کے لیڈر نواب معین نواز جنگ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ میں حیدر آباد کے معاملہ کو جمعیت اقوام متحدہ سے واپس لینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس سلسلے میں نظام کی ہدایت کوئی وقعت نہیں رکھتی کیونکہ وہ ہدایت یقیناً انڈین یونین کے دباؤ کے زیر اثر دی گئی ہے۔ اسے نظام کی آزادانہ ہدایت نہیں سمجھا جا سکتا۔

آپ نے کہا۔ اب جب کہ حیدر آباد پر ہندوستان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ مجلس اقوام متحدہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے ممبر ریاست میں بھیجے تاکہ ریاست کی اندرونی حالت کا صحیح جائزہ لیا جا سکے

راجوری کے محاذ پر کامیاب جھڑپ

تراڑکھل ۱۵ اکتوبر۔ حکومت آزاد کشمیر کی وزارت دفاع نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ راجوری کے محاذ پر دشمن سے ایک کامیاب جھڑپ ہوئی۔ جس میں بارہ ہندوستانی سپاہیوں کو ہلاک اور بہت سوں کو زخمی کر دیا گیا۔ پونچھ اور ٹیٹوال کے محاذوں پر دشمن نے توپوں سے گولہ باری کی۔ لیکن اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔

باقی محاذوں پر صورت حالات میں کوئی خاص تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔

سٹیٹ بنک آف پاکستان کی لاہور برانچ ۱۸ اکتوبر سے سرکاری روپے کی وصولی اور ادائیگی کا کام امپیریل بنک سے لیکر خود سنبھال لے گی۔

سیالکوٹ میں غذائی قلت

لاہور ۱۵ اکتوبر بذریعہ نامہ نگار خصوصی) سیالکوٹ سٹی ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے آرگنائزر مسٹر محمد اقبال چیمہ ایڈووکیٹ نے ایک انٹرویو کے دوران میں مجھے بتایا۔ کہ سیالکوٹ میں اناج کی حالت تسلی بخش نہیں ہے اور مجھے خطرہ ہے کہ اگر ہماری وزارت خوراک نے بروقت کوئی موثر قدم نہ اٹھایا تو دو ماہ کے بعد یہاں اناج کے حاصل میں سخت دقت ہو گی۔

آپ نے کہا۔ سب سے تکلیف دہ امر یہ ہے۔ کہ ابھی تک بیج بھی کافی مقدار میں ہمیں میسر نہیں آیا جس پر کہ آئندہ فصل کا دارومدار ہے۔ (نامہ نگار خصوصی)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے ایل۔ ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر رتن باغ لاہور سے شائع کیا۔

دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی اردو میں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تازہ لطیف تصنیف

(از ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی تفسیر القرآن کا جو دیباچہ رقم فرمایا ہے اس کا اردو ایڈیشن حال ہی میں شائع کیا گیا ہے۔ یہ دیباچہ سو اتین سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اس میں قرآن مجید کی تعلیم۔ دیگر صحف مقدسہ میں قرآن مجید کا بلند مقام اس کے مضامین کی ترتیب اور غیر مسلموں کے اعتراضوں کے جوابات کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نہایت ہی لطیف اور دلکش پیرایہ میں لکھی گئی ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف حالات۔ آپ کے اخلاق فاضلہ اور آپ کی تعلیم اس رنگ میں قلم بند کی گئی ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے والوں کو بہت سے مضامین ایسے نظر آئیں گے جنکا مضمون گو انہوں نے کئی مرتبہ پہلے بھی پڑھا ہوگا لیکن جو اسلوب بیان اور جو نیا استدلال اس کتاب میں بیان ہوا ہے وہ ایک ایسی جدید طرز کا حامل ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ایک خاص روحانی لذت محسوس کرتا ہے۔ اس سیرت کا مطالعہ کرنے سے جہاں انسان پر اس بات کا اثر ہوتا ہے کہ وہ سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات کا مطالعہ کر رہا ہے وہاں اس کی طبیعت میں یہ بات بھی ضرور جاگزیں ہوتی ہے۔ کہ ان سیدھے سادے فقرات کے پیچھے ایک روحانی طاقت کام کر رہی ہوتی ہے اور اس تحریر کا لکھنے والا کوئی معمولی انسان نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے اس کا خاص تعلق اور لگاؤ ہے۔ اور اسی وجہ سے عبارت میں ایک خاص شوکت اور قوت ہے۔ یوں تو ساری کتاب ہی اس بات کی شاہد ہے لیکن میں اس مضمون میں قارئین کرام کے فائدہ کیلئے ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ تا ان کو اس سے اس کتاب کی عظمت کا کسی قدر اندازہ ہو سکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کی قوم نے امین اور صدیق کا لقب دیا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں ایسے لوگ بہت ہوتے ہیں جن کی نسبت بددیانتی کا ثبوت نہیں ملتا۔ ایسے لوگ بھی بہت ہوتے ہیں جن کو کسی کذب آزمائش سے گذرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ ہاں معمولی آزمائشوں سے وہ گذرتے ہیں۔ اور ان کی امانت قائم رہتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان کی قوم ان کو کوئی خاص نام نہیں دیتی۔ اس لئے کہ خاص نام اسی وقت دیئے جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص کسی خاص صفت میں دوسرے تمام لوگوں پر فوقیت لے جاتا ہے۔ لڑائی میں شامل ہونے والا ہر سپاہی اپنی جان کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ لیکن نہ انگریزی قوم ہر سپاہی کو وکٹوریہ کراس دیتی ہے۔ اور نہ جرمن قوم ہر سپاہی کو آئرن کراس دیتی ہے۔ فرانس میں علمی مشغلہ رکھنے والے لوگ لاکھوں ہیں۔ لیکن ہر شخص کو لیجن آف آنر کا فیتہ نہیں ملتا۔ پس محض کسی شخص کا امانت دار اور صادق ہونا اس کی عظمت پر خاص روشنی نہیں ڈالتا۔ لیکن کسی شخص کو ساری قوم کا امین اور صدیق کا خطاب دے دینا یہ ایک غیر معمولی بات ہے۔ اگر مکہ کے لوگ ہر نسل کے لوگوں میں سے کسی کو امین اور صدیق کا خطاب دیا کرتے تب بھی امین اور صدیق کا خطاب پانے والا بہت بڑا آدمی سمجھا جاتا۔ لیکن عرب کی تاریخ بتاتی ہے کہ عرب لوگ ہر نسل میں کسی نہ کسی آدمی کو یہ خطاب نہیں دیا کرتے تھے۔ بلکہ عرب کی سینکڑوں سال کی تاریخ میں صرف ایک ہی مثال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ملتی ہے کہ آپ کو اہل عرب نے امین اور صدیق کا خطاب دیا۔ پس عرب کی سینکڑوں سال کی تاریخ میں قوم کا ایک ہی شخص کو امین اور صدیق کا خطاب دینا بتاتا ہے۔ کہ اس کی امانت اور اس کا صدق دونوں انتہائی اعلیٰ درجہ کے تھے کہ ان کی مثال عربوں کے علم میں کسی اور شخص میں نہیں پائی جاتی تھی۔ عرب اپنی باریک بینی کی وجہ سے دنیا میں ممتاز تھے۔ پس جس چیز کو وہ نادر قرار دیں۔ وہ یقیناً دنیا میں نادر ہی سمجھے جانے کے قابل ہے"۔

احباب اس عبارت کو ملاحظہ فرمائیں۔ انہوں نے کئی کتابوں اور بہت سی تحریروں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امین و صدیق ہونا پڑھا ہوگا۔ لیکن جس عمدہ طریق اور لطیف استدلال کو اس جگہ اختیار کیا گیا ہے۔ یہ یقیناً ایک نئی چیز ہے۔ اور اس سے پڑھنے والے کے دل میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کتنی کتنا زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد۔

تحریک ستمبر میں شیموگہ (میسور) سے میر کلیم اللہ صاحب کا پیشگی چندہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور لکھتے ہیں:۔ حضور! میں رمضان المبارک کی عید کے دوسرے دن بندش پیشاب سے بیمار ہو کر ایک ماہ ہسپتال میں زیر علاج رہا۔ حضور کی خدمت میں بذریعہ تار دعا کی درخواست کی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ افاقہ ہے۔

پیارے آقا اب تک میرے ذمہ جس قدر چندے تھے۔ مثلاً تحریک جدید کا چندہ سال چودہواں ۵۵۰/- روپے وقف جائداد حصہ آمد وغیرہ سب ادا کر چکا ہوں پہلے میری آمد چار سو روپیہ تھی اب آمد کم ہو گئی ہے۔ لیکن میں چندے ۴۰۰/- ماہوار آمد سے ادا کر رہا ہوں۔

اب میری صحت خراب رہتی ہے زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہے لہٰذا مئی ۱۹۴۸ء سے اپریل ۱۹۴۹ء تک کے تمام چندے پیشگی ادا کر کے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر حال میں میرے اور میری آل اولاد کے ساتھ ہو۔ آمین مئی ۱۹۴۸ء سے اپریل ۱۹۴۹ء تک کے مندرجہ ذیل چندے پیشگی ادا کر رہا ہوں

چندہ وصیت حصہ آمد پیشگی رقم سالانہ		۳۰۰
"	تحریک جدید سال ۱۵	۶۶۰
"	جلسہ سالانہ	۴۰
"	حفاظت مرکز	۱۰۰
میزان		۱۱۰۰

پیارے آقا حضور نے تحریک ستمبر کا اعلان فرمایا ہے۔ حضور کا ادنیٰ خادم ۳۳ فیصدی چندہ ادا کرنے کا وعدہ کر کے ۲۷۰/- روپے تو دو ماہ ہوئے ارسال کر چکا ہے۔ اور مئی سے جولائی تک ۲۷۵/- روپیہ بھی ادا کر چکا ہوں۔ ۳۳ فیصدی کی شرح سے ۱۵۸۴/- کی رقم ہوتی ہے خزانہ داخل ہونے والی رقم ۱۱۰۰ منہا کر کے باقی ۴۸۴/- روپے۔ جو تحریک ستمبر میں حضور جہاں چاہیں والی مد میں جمع ہوں۔ اس میں سے ۴۰۹/- روپیہ میرے ذمہ ہیں جو میں جلد ارسال کر دوں گا۔ کیونکہ میں اس عریضہ کے ساتھ بارہ سو روپیہ کا ڈرافٹ بھیج رہا ہوں۔ بالآخر حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس پر جزاکم اللہ احسن الجزاء رقم فرمایا۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ تحصیل چنیوٹ)

نقد و نظر

آپ بیتی

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تصنیف لطیف ہے۔ جس میں آپ نے اپنی زندگی کے پر لطف اور دلچسپ سچے واقعات نہایت سادہ اور دلکش زبان میں بطور حکایات کے بیان فرمائے ہیں۔ یہ کتاب جو پہلے دو حصوں میں تھی اب دستیاب نہیں ہو رہی تھی۔ اب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی ناشر حالی بک ڈپو لاہور نے دونوں حصوں کو یکجا دیدہ زیب کتابوں کے ساتھ بار دوم شائع کیا ہے۔ شروع میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ کی فوٹو بھی ہے جو احباب کیلئے اور بھی دلچسپی کی وجہ ہے۔ کتاب اتنی دلچسپ ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے ختم کئے بغیر چھوڑنا ممکن نہیں دلچسپی کے علاوہ جو واقعات بیان کئے گئے ہیں تعلیم و تربیت کے لحاظ سے بھی بہت مفید ہیں۔ اور نہ صرف بڑوں کے لئے بلکہ اس کا مطالعہ بچوں کے تعلیمی نصاب میں بھی بہت کار آمد ثابت ہوگا۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ ہے۔ تین روپیہ میں شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی ناشر حالی بک ڈپو ۱۸ رام گلی ۳ لاہور سے طلب کریں۔

الفضل

۱۶ اکتوبر ۱۹۴۹ء

واحد عالمگیر حکومت

اخبار سٹیٹسمین ۱۳ اکتوبر میں مسٹر ایم ہنری رنگا جی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے عالمگیر وفاقی حکومت کے متعلق ایک عالمگیر تحریک کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے بتایا ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ کے عوامی لیڈروں نے جنگوں سے اکتا کر اور اقوام متحدہ کی ناقابلیت کو محسوس کر کے ایک ایسی تنظیم کا آغاز کیا ہے۔ جو عالمگیر وفاقی حکومت کی عالمگیر تحریک کے نام سے موسوم ہے۔ اس تنظیم کا بین الاقوامی مرکز جنیوا ہے۔ اور اسکی شاخیں یورپ کے بہت سے ممالک اور امریکہ میں ہیں۔ اس کی غرض یہ ہے کہ یا تو مجلس اقوام متحدہ کے چارٹر کو اس طرح ترمیم کیا جائے کہ یہ مجلس اقوام متحدہ ہی عالمگیر حکومت میں بدل ہو جائے۔ اور یا ایک ایسی عالمگیر تنظیم معرض وجود میں لائی جائے۔ جو اس غرض کو پورا کرے۔

اس وقت تک عالمگیر حکومت کی تحریک تین کانفرنسیں منعقد کر چکی ہے۔ پہلی کانفرنس اکتوبر ۱۹۴۶ء میں لکسم برگ میں منعقد ہوئی تھی۔ دوسری اگست ۱۹۴۷ء میں مانٹرو اور تیسری پچھلے مہینے پھر لکسم برگ میں۔ اس آخری کانفرنس میں دوسرے معاملات کے علاوہ یہ بھی فیصلہ ہوا ہے۔ کہ ۱۹۵۰ء میں ایک عالمگیر آئین ساز اسمبلی کی بنیاد رکھدی جائے گی۔

عالمگیر حکومت میں دنیا کے تمام وہ ممالک حصہ لے سکتے ہیں۔ جو اپنی قومی حکومت کو بین الاقوامی امن کے مفاد کے ماتحت کرنے پر رضامند ہوں۔ یہ حکومت کسی ملک کے اندرونی معاملات میں دخل انداز نہیں ہوگی۔ بلکہ اس کا تعلق صرف بین الاقوامی معاملات سے ہوگا۔

اس کے عالمگیر قوانین براہ راست افراد پر حاوی ہوں گے۔ اور یہ انسانی حقوق کی ضامن ہوگی۔ عالمگیر حکومت ایک مسلح فوج رکھے گی۔ جو نیشنل اقوام سے بالا ہوگی۔ اور جو عالمگیر وفاقی حکومت۔ اور اس کے ممبر ممالک کی حفاظت کرنے کے قابل ہوگی۔ یہ حکومت جوہری طاقت اور تمام ایسی سائنسی ایجادات جو عالمگیر تباہی کا باعث ہو سکتی ہیں اپنے ہاتھ میں لے لیگی۔ اور اپنے اخراجات کے لئے یہ براہ راست ٹیکس جمع کرے گی۔ جو ملکی محصولات سے آزاد ہوگا۔ یہ حکومت جنگوں کا خاتمہ کر دے گی۔ اور ممبر ممالک کے باہمی تنازعات کو حکومتی سطح پر سلجھانے کے لئے بہترین عدالت کا کام دے گی۔ اس طرح ضمناً یہ بڑی بڑی قومی فوجوں کی ضرورت کا خاتمہ کر دے گی۔ جس سے وہ روپیہ جو مختلف ممالک کا افواج کے قیام پر اور دفاع پر خرچ ہوتا ہے۔ ممالک کی اندرونی تعمیر کے کاموں میں خرچ کیا جا سکے گا۔

ان مقاصد کی تکمیل کے لئے اس تحریک نے دو طریق اختیار کئے ہیں۔ ایک تو آئینی ہے جو یہ ہے کہ مختلف ملکوں کے عوام کو تیار کیا جائے۔ کہ وہ اپنی اپنی حکومتوں پر زور دیں کہ مجلس اقوام متحدہ کو چارٹر میں مناسب تبدیلیاں کر کے عالمگیر حکومت میں تبدیل کیا جائے۔ اور دوسرا طریق جو غیر آئینی ہے یہ ہے۔ کہ سنہ ۱۹۵۰ء میں ایک آئین ساز مجلس کھڑی کی جائے جو عالمگیر حکومت کا دستور وضع کرے۔ یہ دستور مختلف ممالک کی حکومتوں اور مجلس اقوام متحدہ کے پاس تصدیق کے لئے پیش کیا جائے۔ پہلا طریقہ تو ناممکن ہے۔ کیونکہ جب تک تمام اقوام رضامند نہ ہوں چارٹر میں تبدیلیاں نہیں ہو سکتیں۔ اور موجودہ حالات میں ان کا تبدیلیوں پر رضامند ہونا مشکل ہے۔ اس لئے دوسرا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ اور یورپین ممالک اور امریکہ میں اسکے لئے جدوجہد زور و شور سے شروع کر دی گئی ہے۔

دنیا کی ایک عالمگیر حکومت کا خیال کوئی نیا خیال نہیں ہے۔ بلکہ بہت پرانا ہے۔ اور کئی بار ان لوگوں نے جو دنیا میں امن کے خواہاں ہیں اس طریقہ کے اختیار کرنے کا بھی ذکر کیا ہے۔ بلکہ کئی بار اس کے متعلق کچھ کچھ عملی کوششیں بھی کی جاتی رہی ہیں۔ لیکن ہمیشہ اقوام کی رقابتیں اور خود غرضیاں ان کوششوں کو ناکام کرتی چلی آئی ہیں۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ ان کوششوں کے باوجود پہلے سے کئی گنا زیادہ بدامنی اور فتنہ و فساد کے سامان دنیا میں پیدا ہو گئے ہیں۔ نیک دل لوگوں کی یہ کوششیں کیوں کامیاب نہیں ہوئیں۔ یہ پہلا اہم سوال ہے۔ جو ان لوگوں کو حل کرنا چاہیئے جو اس قسم کی تجاویز پیش کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے جدوجہد کرنے کو تیار رہیں۔ اس سوال کا جواب معلوم کرنا کچھ اتنا مشکل نہیں ہے۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ وہ وجوہات جو اقوام کو باہم گتھم گتھا ہونے کی ہیں کیا ہے۔ نہ صرف مختلف اقوام کے تنازعات ہی کی وجوہات کا علم ہم کو صحیح راستہ پر ڈال سکتا ہے بلکہ آجکل کے بڑے بڑے ممالک کے اندر جو اتار چڑھاؤ نظر آتے ہیں۔ اور جو اختلافات ہم ایک ملک کے مختلف فریقوں میں دیکھتے ہیں ان اختلافات اور تنازعات کا مطالعہ اور ان مصائب کا مطالعہ جو یہ تنازعات عوام پر لاتے ہیں۔ ہماری راہ نمائی کر سکتے ہیں

ہم انسانی حقوق کے تقدس کا ذکر تو کرتے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ دنیا امن وامان کی ایک بہشت بن جائے۔ لیکن ہم نے کبھی ان بنیادی خرابیوں پر غور کرنے کی کوشش نہیں کی۔ جو دنیا کی موجودہ بدامنی اور اقوام و افراد کی باہمی آویزشوں اور بحروبر میں فتنہ و فساد کے پھیلنے کی حقیقی جڑ ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے امن و آرام کا درخت مرجھایا جا رہا ہے۔ اس کے پتے خشک ہو کر گر گئے ہیں۔ اسکی شاخیں خشک لکڑی بن گئی ہیں۔ اس کا تنا مردہ ہو گیا ہے۔ درخت پھل اور پھول دینا تو الگ رہا بالکل ٹھنڈ سا بن گیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس ٹھنڈ کو از سر نو ہرا کر دیں۔ از سر نو اس میں جان ڈال دیں۔ اور پھل اور پھول دینے کے قابل بنا دیں۔ الغرض اسکو پھر درخت بنا دیں۔ لیکن نادان اور بے وقوف باغبان کی طرح اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم اپنی تمام قوتیں اپنا تمام پانی شاخوں اور پتوں پر ڈالتے ہیں صرف کرتے چلے جاتے ہیں اور اس مقام کو جہاں سے اسکی زندگی پھوٹتی ہے یعنی جڑیں اسکو خشک رہنے دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ پانی بھی ضائع جا رہا ہے اور درخت بھی روز بروز پہلے سے بھی زیادہ ناکارہ ہوتا جا رہا ہے۔

بعینہ یہی حال ہمارے دانشمند مصلحین کا ہے۔ وہ دنیا میں امن و آرام کا درخت۔ تو از سر نو سرسبز کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان مسائل میں غور کرنے کی بجائے جو انسانیت کی بنیاد ہیں محض اوپری باتوں اور نمائشی تجاویز میں اپنا دماغ اپنی جدوجہد بے فائدہ صرف کرتے ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ کوئی قوم دوسری قوم سے نہ الجھے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کوئی فرد دوسرے فرد کے حقوق نہ دبائے۔ لیکن ہماری موجودہ سائنس اور ہمارے موجودہ فلسفہ نے جو ہماری تربیت کی ہے۔ وہ ایسی ہے کہ وہ بالکل ہمارے مقاصد کے متضاد ہے۔ ایک طرف تو ہم خالص حرص و ہوا کے شعلے فضا میں بھڑکاتے چلے جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ آرزو رکھتے ہیں کہ یہ شعلے ہم کو نہ جھلسیں۔ آخر یہ کسطرح ہو سکتا ہے کہ شعلے بھی بھڑکتے رہیں۔ اور باد صبا ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے بھی آتے رہیں۔

اس لئے جب تک ہم اپنی تمام زندگی کا جائزہ نہ لیں گے۔ اور اس مقام کا پتہ نہ لگائینگے جہاں سے امن کی نہریں نکلتی ہیں۔ اس وقت تک ہماری یہ تمام نمائشی اور دانشمندانہ تجاویز ناکام رہیں گی۔ ہم یہ مسائل صرف عقل سے حل کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ یورپ کی گزشتہ دو صد سالہ تاریخ دانشمندی کا ہی یہ نتیجہ ہے جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ ہم نے زندگی کو صرف اس دنیا تک محدود کر دیا ہے۔ اور یقین کر لیا ہے۔ کہ اسکے آگے کچھ نہیں۔ یہی خیال تمام دنیا کے موجودہ مصائب کی جڑ ہے۔ اسی خیال نے اقوام کو اقوام کے نگل جانے اور افراد کے افراد کو کھا جانے پر دلیر کر دیا ہے۔ اور بحروبر میں وہ فساد پھیل گیا ہے۔ جس سے ہمارے دانشمند اب خوفزدہ نظر آتے ہیں۔ اور جنگ کے انسداد کے لئے لاحاصل تجاویز اور دور از کار تدابیر سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

بے شک دنیا کی ایک حکومت بن جانے تو اس سے کوئی اچھی بات نہیں۔ اور ہم ان لوگوں کی سعی کی داد دیتے ہیں۔ جنہوں نے ایسی حکومت کو معرض وجود میں لانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دنیا کی موجودہ ذہنیت کے ہوتے ہوئے اگر کوئی ایسی حکومت قائم بھی ہو جائے۔ تو یہ لوگ اپنے حقیقی مقصد یعنی دنیا میں امن کے قیام میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ایسی حکومت کے استحکام اور اس کے صحیح طور پر فائدہ مند ہونے کے لئے پہلے ضروری ہے۔ کہ دنیا کی ذہنیت تبدیل کی جائے۔ اور خالص عقل کی راہ نمائی پر بھروسہ چھوڑ کر انسانیت کے بنیادی اصولوں یعنی اخلاق اور صحیح مذہب کا پتہ لگانے کی سعی کی جائے۔ کیونکہ اخلاق اور صحیح مذہب ہی درخت زندگی کی جڑ ہے۔ اور جب تک اس جڑ کو پانی نہ دیا جائے۔ اس وقت تک دنیا کے امن و امان کا درخت پھر تروتازہ اور سرسبز نہیں ہو سکتا۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل دوسروں سے مانگ کر پڑھتا ہے۔ وہ اپنا فرض کماحقہ ادا نہیں کر رہا۔

نماز کے پانچ اوقات کا ثبوت قرآن شریف سے

(از ابو حنیف قاضی علی محمد صاحب۔ سیالکوٹ شہر)

اس سے قبل حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری فاضل اس مسئلہ پر روشنی ڈال چکے ہیں جو ایک طالب صادق کی تسلی کے لئے کافی ہے۔ لیکن اس کے لئے خاکسار بھی کچھ گذارش کرتا ہے شاید استفسار کرنے والے صاحب کے لئے مزید اطمینان کا موجب ہو اس مسئلہ کے اثبات کے لئے کہ قرآن کریم میں پانچوں نمازوں کے اوقات کا ذکر موجود ہے میں صرف تین دلیلیں پیش کروں گا۔

دلیل اوّل

قرآن شریف میں ہے اقم الصلوٰۃ طرفی النهار وزلفاً من اللیل یعنے قائم کر نماز دن کی دونوں طرفوں میں۔ اور رات کے شروع حصہ میں۔ طرف کسی چیز کے کنارے اور کچھ حصے کو کہتے ہیں۔ آیت موصوفہ بالا میں دن کے دونوں کناروں کا الگ الگ ذکر ہے اور رات کے شروع حصے کا الگ۔ اس لئے دن کا دوسرا کنارہ اور رات کا شروع حصہ یعنی زلفاً من اللیل ایک نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ چیز ایک ہوتی تو اس کا الگ الگ بیان کرنا بے معنی ہے۔ نیز دن کے دوسرے کنارے یعنی مغرب میں دن کی روشنی کچھ باقی رہتی ہے لیکن عشاء کے وقت بالکل اندھیرا ہو جاتا ہے اس لئے وہ رات کا کنارہ ہے۔ دوسرے مقام پر ہے اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل میں زلفاً من اللیل کو غسق اللیل بتایا ہے جسکے معنے ہیں رات کا اندھیرا۔ اس لئے ہر دو آیات موصوفہ بالا کی رو سے رات کا شروع حصہ وہی ہو سکتا ہے جبکہ دن کے تمام آثار مٹ جانے کے بعد آئے اور وہی عشاء کا وقت ہے۔

قرآن کریم نے دو کنارے یا دو طرفین بیان فرمائے ہیں۔ تمام مسلمان بالاتفاق پہلی طرف صبح صادق سے سورج نکلنے تک تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس میں کسی کو اختلاف نہیں۔ اسی طرح دن کی دوسری طرف کا وقت بھی بالکل اسی طرح سورج غروب ہونے سے شام کی سرخی غائب ہونے تک رہنا چاہیئے۔

لطیفہ: [illegible] اور مغرب جیسے دن کے کنارے کہلاتے ہیں ویسے ہی رات کے بھی کنارے ہیں۔ لیکن قرآن کریم نے رات کے کنارے نہیں فرمایا جس کی وجہ یہ ہے کہ رات توفی یعنی نیند کی وجہ سے معطل اور مفقود ہونے کا حصہ ہے۔ اور اس حالت میں انسان جزاء و سزاء سے مستثنیٰ ہے۔ اس کے مقابلے میں دن کا حصہ انسان کی بیداری اور کسب اعمال کی وجہ سے مسئول عنہ اور جزاء و سزا کا مستحق ہے۔ اگر اس موت و حیات کے مجموعی وقت کا اندازہ لگایا جائے تو اس کی حدیں ابتدائے صبح صادق سے شفق کے غروب ہونے تک معین ہوں گی۔ اس لئے فجر اور مغرب کو رات کے کنارے قرار دینے کی بجائے دن کے کنارے قرار دینا صحیح ہے چنانچہ یہ آیت اس کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ وهو الذی یتوفّٰکم باللیل ویعلم ما جرحتم بالنهار۔ اور وہی ہے جو رات کو تمہیں سلا دیتا ہے۔ اور جانتا ہے جو کچھ دن میں کماتے ہو۔

پس آیت مذکورہ بالا اقم الصلوٰۃ طرفی النهار وزلفاً من اللیل سے نماز کے تین وقت ثابت ہیں (۱) دن کا پہلا کنارہ یعنی نماز فجر (۲) دن کا دوسرا کنارہ یعنی مغرب (۳) رات کا پہلا حصہ جو دن کے قریب ہے یعنی عشاء۔

دلیل دوم

قرآن شریف میں ہے اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر یعنی قائم کر نماز سورج کے ڈھلنے کے وقت سے رات کے اندھیرے تک۔ اور قائم کر قرآن فجر کا۔ دلوک زوال شمس یعنے سورج کا ڈھلنا۔ دلیل دلوک الشمس غروبها اور کہا گیا ہے کہ سورج کا دلوک اس کا غروب ہے۔ تو از روئے لغت یہاں چار نمازوں کا وقت بتایا گیا ہے (۱) دلوک الشمس یعنی سورج ڈھلنے کا وقت یعنی نماز ظہر (۲) دلوک الشمس یعنی سورج کا ڈوبنا یعنی نماز مغرب (۳) غسق اللیل رات کا اندھیرا یعنی نماز عشاء (۴) قرآن الفجر صبح کا قرآن یعنی نماز فجر اور اگر اس آیت کریمہ میں مغرب کے وقت کو نہ بھی شامل کریں۔ اس لئے کہ دلوک بمعنی غروب بعض اہل لغت کا قول ہے تو بھی دلیل اول کو شامل کر کے نماز کے چار وقت پھر بھی ثابت ہو گئے۔ صبح۔ شام۔ عشاء اور ظہر۔

نوٹ: لفظ الی غسق اللیل میں حرف الی غایت کے لئے آیا ہے۔ لہٰذا بظاہر اس امر کا مقتضی ہے کہ اقامت صلوٰۃ دلوک یعنی سورج کے ڈھلنے سے غسق اللیل یعنی رات کے اندھیرے تک مسلسل اور متواتر ہونی چاہیئے گویا یہ حکم ہے کہ سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک لگاتار ایک ہی نماز پڑھتا رہ۔ اگر قرآن کریم کا یہی منشاء تھا تو قرآن کریم کی دوسری آیات میں صلوٰۃ وسطیٰ اور دن کے دوسرے کنارے کی تعیین بے فائدہ ٹھہرتی۔ پس معلوم ہوا کہ یہاں یہ مقصد نہیں کہ سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک مسلسل ایک ہی نماز پڑھتا رہ قرآن کریم نے دن کے نصف اول میں صرف فجر کی نماز فرض کی۔ اور نصف ثانی میں سورج ڈھلنے کی نماز۔ درمیانی نماز۔ دن کے دوسرے کنارے کی نماز رات کے اندھیرے کی نماز یعنی چار نمازیں فرض کیں۔ اس لئے شریعت قرآنیہ نے اس پورے نصف کو نماز کا وقت تسلیم کیا۔ اور اس آیت کریمہ میں اس کو ایک ہی نماز سے تعبیر فرمایا۔ کیونکہ تمام نمازیں بحیثیت نماز و طریق ادا کے ایک ہی ہیں۔

دلیل سوم

قرآن کریم میں ہے حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ یعنی حفاظت کرو سب نمازوں کی اور درمیانی نماز کی۔ دلیل اول اور دلیل دوم کو ملا کر قرآن کریم سے چار نمازوں کا وقت ثابت ہو چکا ہے۔ ان میں کمی بیشی ممکن ہی نہیں۔ کہ ان کو تین بنا کر ایک کو صلوٰۃ وسطیٰ یعنی درمیانی نماز بنا لیا جائے یہاں صلوٰۃ سے مراد چار نمازیں ہوں گی۔ جسکا ثبوت دیا جا چکا ہے۔ کیونکہ صلوٰۃ جو جمع ہے تین یا زیادہ پر بولا جائے گا۔ مگر ایک نماز کے وسط میں ہونے کے لئے تعداد جُفت چاہیئے۔ یعنی کم از کم چار نمازیں اور ہونی چاہئیں جن کے وسط میں پانچویں ہو۔ کیونکہ چار کا عدد جُفت ہے۔ ان کا درمیانی جزو کوئی نہیں بن سکتا۔ جس طرح چار انگلیوں میں درمیانی کوئی نہیں ہو سکتی پانچ میں ہو سکتی ہے۔ پس اس مشکل کے حل کی دو ہی صورتیں ہیں (۱) یا تو قرآن کریم سے ثابت شدہ چار نمازوں سے ایک کم کر کے تین بنائی جائیں۔ اور تین میں سے ایک کو صلوٰۃ وسطیٰ یعنے درمیانی نماز بنا لیا جائے۔

(۲) یا ان چاروں وقتوں کو بحال رکھ کر ایک اور وقت تسلیم کیا جائے جو ان چاروں وقتوں کے بالکل درمیان میں ہو۔ تو ثابت شدہ چار وقتوں میں سے دو وقت اس سے پہلے ہوں اور دو بعد ہوں اور وہ درمیان میں آ جائے۔ جو صلوٰۃ وسطیٰ یعنی درمیانی نماز کہلاتی ہے۔ اور یہی صورت صحیح مطابق قرآن کریم ہے۔

خلاصہ بیان:۔ قرآن مجید سے نماز کے پانچ اوقات ثابت ہیں۔

(۱) دلیل اول کے رو سے: (۱) دن کا پہلا کنارہ یعنی فجر کی نماز (۲) دن کا دوسرا کنارہ یعنے مغرب کی نماز (۳) رات کا پہلا حصہ یعنی عشاء کی نماز

(ب) دلیل دوم کی رو سے:۔ (۱) سورج ڈھلنے کے وقت ظہر کی نماز (۲) رات کے اندھیرے میں عشاء کی نماز (۳) قرآن فجر فجر کی نماز۔ ان ہر دو دلیلوں کو ملا کر نماز کے چار وقت یقیناً ثابت ہوتے ہیں۔ فجر۔ مغرب۔ عشاء۔ ظہر

(ج) دلیل سوم کی رو سے (۱) حافظوا علی الصلوٰت۔ یہ صلوٰۃ جمع ہے۔ لہٰذا تین یا زیادہ پر بولا جائے گا۔ اور تین نمازیں یہاں مراد ہو نہیں سکتیں۔ کیونکہ صلوٰۃ وسطیٰ ان کے علاوہ ہے۔ اگر یہاں درمیانی نماز کو شامل کر کے چار سمجھی جائیں۔ تو ان میں درمیانی نماز کوئی نہیں بن سکتی۔

لہٰذا یہاں صلوٰۃ سے مراد وہی چاروں نمازیں مراد ہیں۔ جو دلیل اول دلیل دوم کی رو سے ثابت کی جا چکی ہیں۔ لہٰذا صلوٰۃ وسطیٰ پانچویں نماز ہے جو ان کے درمیان آ سکتی ہے۔ اور وہ عصر کی نماز ہے۔ پس قرآن کی رو سے پانچ اوقات نماز ثابت ہو گئے۔

زیورچ (سوئٹزرلینڈ) میں عیدالضحیٰ کی نماز

زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۱۳ اکتوبر۔ مکرم جناب شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ زیورچ میں عیدالضحیٰ کی نماز ادا کی گئی۔ جرمنی۔ ترکی مصر اور سوئٹزرلینڈ کے بہت سے احباب نے شرکت کی۔

خطوط کا جواب نہ دے سکنے کی معذرت

دوست انتظار کریں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ

میں چند دن سے بعارضہ درد نقرس و بخار بیمار ہوں۔ پہلے دائیں ہاتھ کے جوڑ میں شدید درد شروع ہوا۔ جس کی وجہ سے کچھ لکھنا تو درکنار دستخط کرنے سے بھی رہ گیا۔ اس کے بعد دائیں پاؤں کا گھٹنہ بھی مبتلا ہو گیا۔ اور ایک قدم تک اٹھانا مشکل ہو گیا۔ اس حالت میں دوستوں کے بہت سے خطوط جمع ہو چکے ہیں۔ جن کا میں جواب نہیں دے سکا۔ دوست مطمئن رہیں میں انشاء اللہ اچھا ہونے پر ہر خط کا علیحدہ علیحدہ جواب دینے کی کوشش کروں گا۔ اسی دوران میں عزیز منیر احمد سلمہ کے بچہ کی پیدائش پر بھی بہت سے دوستوں کی طرف سے مبارکباد کے تار اور خطوط موصول ہوئے ہیں۔ ان دوستوں کے خطوط اور تاروں کا بھی انشاء اللہ علیحدہ علیحدہ جواب بھجوانے کی کوشش کروں گا۔ اللہ انہیں اس خوشی میں حصہ لینے اور دعا کرنے کی جزائے خیر دے۔ فقط والسلام

مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۲ ۱۰/۴۸

پھسکے کی عمارت کے متعلق دوست مشورہ دیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

آجکل ربوہ یعنی مرکز پاکستان میں مکانوں کی تعمیر کا سوال زیر غور ہے۔ اور کوشش کی جا رہی ہے کہ جو مکان تعمیر کئے جائیں۔ وہ کم سے کم خرچ پر تعمیر ہوں۔ اور اس علاقہ کی گرم آب و ہوا کے پیش نظر ٹھنڈے بھی اور حفاظت وغیرہ کے نقطہ نظر سے حتی الوسع مضبوط اور دیرپا بھی ہوں۔ اس تعلق میں مجھے ان ایام میں ایک یورپین رسالہ کے مطالعہ کا اتفاق ہوا جس میں مضمون نگار نے پھسکے کی کچی عمارت کی تفصیل دے کر اس کی سفارش کی ہے۔ پھسکے کی عمارت تو ہندوستان میں بھی کثرت کے ساتھ رائج ہے۔ اور پٹھان اور اوڈ وغیرہ قوموں کے لوگ اس کا کافی تجربہ رکھتے ہیں۔ مگر مضمون نگار نے اس میں دو ایسی باتیں زائد لکھی ہیں۔ جو پہلے میرے تجربہ میں نہیں آئیں۔ ایک تو یہ کہ پھسکے کیلئے مٹی تیار کرتے ہوئے اس میں توڑی یا کوئی اور کٹا ہوا گھاس بھی شامل کر لیا جائے۔ (جیسا کہ عموماً پکا گارا بناتے ہوئے شامل کیا جاتا ہے) اور دوسرے یہ کہ انڈے کے سائز کے پتھر کے ٹکڑے یا بجری بقدر بیس یا پچیس فیصدی ملا دی جائے۔ مضمون نگار لکھتا ہے۔ کہ اس میں کسی قسم کی تیار شدہ مٹی سے جو پھسکے کی دیوار بنے گی وہ مضبوط بھی ہو گی اور دیرپا بھی اور سستی بھی۔ اور اس طریق پر تیار شدہ کمرہ ٹھنڈا بھی کافی رہے گا۔ سو جن دوستوں کو اس قسم کی عمارت کا تجربہ ہو۔ یا اس کے متعلق ویسے ہی کوئی مشورہ دے سکیں۔ تو وہ مجھے مطلع فرمائیں۔ میں نے سنا ہے کہ جن ایام میں ضلع حصار میں قحط پڑا تھا۔ ان دنوں گورنمنٹ نے وہاں اس قسم سے ملتے جلتے بعض مکانات تیار کروائے تھے

خاکسار: مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۲ ۱۰/۴۸

تعلیم الاسلام کالج لاہور

چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے۔ اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پروا نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ کے ساتھ ملتی جائے۔ خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

(الفضل)

درخواست دعا: مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں۔ محمد سعید موضع رسول نگر تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

مکرم ملک عمر علی صاحب بی۔ اے حج کو روانہ ہو گئے ہیں۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ وہ ملک صاحب کے بخیریت واپس آنے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار: رحیم بخش احمدی بنگلہ گوجروالہ۔ ملتان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قربانی کے مہینہ پر اسلامی مہینوں کے ختم ہونے کا راز

"اے بھائیو یہ ہمارا زمانہ ہمارے اس مہینہ سے مناسبت تام رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے۔ اور یہ مہینہ بھی اسلام کے مہینوں میں سے آخری ہے۔ اور دونو ختم ہونے کے قریب ہیں۔ اس آخری مہینہ میں ابھی قربانیاں ہیں اور اس آخری زمانے میں بھی قربانیاں ہیں اور فرق اصل اور عکس کا ہے۔ جو آئینہ میں پڑتا ہے۔ اور اس کا نمونہ زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گزر چکا ہے۔ اور اصل روح کی قربانی ہے۔ اے دانشمندو بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں پس اس حقیقت کو سمجھ لو۔ اور تم صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد یہ حق رکھتے ہو۔ اور اس بات کے اہل ہو کہ اس حقیقت کو سمجھو۔ اور تم ان میں سے ایک آخری گروہ ہو۔ جو خدا کے فضل اور رحمت سے اس کے ساتھ شامل کئے گئے ہو۔ اور زمانوں کا سلسلہ جناب الٰہی سے ہمارے زمانہ پر ختم ہو گیا ہے۔ جیسا کہ اسلام کے مہینے قربانی کے مہینہ پر ختم ہو گئے ہیں اور اس میں اہل الرائے کے لئے ایک پوشیدہ اشارہ ہے۔" (خطبہ الہامیہ)

ہمارا جلسہ سالانہ

احباب یہ سنکر خوش ہوں گے۔ کہ ہمارا نیا مرکز ربوہ قائم ہو چکا ہے۔ جو بار کے علاقہ ضلع جھنگ تحصیل چنیوٹ میں دریائے چناب کے کنارے پر واقع ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ہمارا سالانہ اجتماع بھی اسی جگہ ہو گا۔ اس سے باقی جماعتوں کی خصوصاً ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ پس اضلاع سرگودہا جھنگ اور لائل پور کی جماعتیں خاص طور پر ہمارے مخاطب ہیں۔ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے ہمیں گندم درکار ہے۔ اور احباب سے یہ بات بھی پوشیدہ نہیں کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے سب لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ اور مہمان نوازی اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت ہی پسندیدہ نیکی ہے۔ پس احباب کو خصوصاً جماعت ہائے ضلع سرگودہا چک ۹۴ جنوبی۔ ۸۴ جنوبی۔ ۹۹ شمالی ۴۳ جنوبی۔ ۳۳ جنوبی۔ ۵۲ جنوبی۔ ۳۵ جنوبی ۹۸ شمالی وغیرہ ضلع لائل پور چک ۱۲۷ رکھ ۱۲۱ جھنگ ۲۷۶ رکھ ۸۸ جھنگ ۲۳۲ جھنگ ۳۱۲ جھنگ۔ اس ذمہ واری کا احساس کرتے ہوئے کنٹرول ریٹ پر ہمیں گندم بھجوانی چاہیئے۔ چاہے ان کو اپنے اندوختہ میں سے ہی دینا پڑے۔ یہ کام اللہ تعالےٰ کا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اپنے کام کر ہی لیا کرتا ہے۔ وہ صرف اپنے بندوں کو ثواب میں شامل کرتا ہے۔ پس مبارک ہیں وہ جو اس کار خیر میں رات دن ایک کر کے نہ صرف خود بلکہ احباب سے بھی گندم بھجوائیں۔ کنٹرول ریٹ قیمت اور مناسب کرایہ پہنچتے ہی ادا کر دیا جائے گا۔ اطلاع ملنے پر ہمارا آدمی آپ کے پاس پہنچ سکتا ہے۔ لیکن کام کاج کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر احباب گندم بھجوا دیں۔ تو یہ اور بھی نیکی ہے۔ ہم سب ایسے دوستوں کے نام جو اس کار خیر میں شریک ہوں گے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کریں گے۔ تاکہ حضور کو احباب کی قربانی اور کوشش کا بھی علم ہو۔ اور ان کے لئے دعا کی بھی تحریک ہو جائے۔ اس لئے احباب اس نوٹ کو پڑھتے ہی اپنی جماعتوں کے وعدے مع نام بنام فہرست ذیل کے پتہ پر بھجوا دیں۔ تاکہ حضور کی خدمت میں بغرض اطلاع رپورٹ بھیجی جا سکے۔

سید محمود اللہ شاہ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

پتہ مطلوب ہے

(۱) میرے حقیقی بڑے بھائی جناب بابو محمد سعید صاحب پوسٹ ماسٹر اور جمعدار عبد الحمید صاحب جو کہ محلہ دار الفضل قادیان کے رہنے والے ہیں۔ اگست ۱۹۴۷ء کے فساد کے بعد سے ان کی طرف سے مجھے آج تک کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ ہو تو مجھے اس پتہ پر اطلاع فرما دیں۔ کوارٹر ماسٹر جمعدار غلام محمد سٹیٹ فورس ریاست قلات

(۲) میرے بھائی عبد اللطیف موضع بانسیوالا تحصیل نرائن گڑھ ضلع انبالہ کے رہنے والے ہیں۔ ایک سال کا عرصہ ہو گیا ہے ان کا کوئی پتہ نہیں ملا۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو مجھے م

افریقہ کے لامذہب

(از مکرم جناب عبدالکریم صاحب شرما مجاہد اسلام مشرقی افریقہ)

مشرقی افریقہ کے اصل باشندوں کا بیشتر حصہ اسلام یا عیسائی مذہب کو قبول کر چکا ہے کچھ لوگ باقی ہیں۔ جو ابھی تک آبائی رسم و رواج کے پابند ہیں لوگ انہیں شینزی (SHANZI) کا لفظ بالعموم اچھے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ بلکہ اب یہ ایک گالی سمجھا جاتا ہے۔ خصوصاً ایسے علاقوں میں جہاں تہذیب و تمدن سے افریقن آراستہ ہو رہے ہیں) یعنی لامذہب کہتے ہیں۔ وہ بیچارے خود بھی اس نام پر مطمئن ہو گئے ہیں۔ لیکن شینزی وہ ان معنوں میں نہیں ہیں کہ ان کے مذہبی خیالات اور اعتقادات کچھ نہیں۔ ان کے مذہبی خیالات اور اعتقادات تو ہیں لیکن لامذہب وہ اس لئے کہلاتے ہیں کہ تہذیب و تمدن کے لحاظ سے بہت ابتدائی حالت میں ہونے کی وجہ سے وہ اپنے مذہبی خیالات اور اعتقادات کا کوئی نام تجویز نہیں کر سکے اور نہ وہ یہ بتا سکتے ہیں کہ ان خیالات اور اعتقادات کو انہیں سکھانے والا کون معلم تھا۔ ان کی باہمی تنظیم بھی ان نیم مذہبی اعتقادات کی بنا پر نہیں۔ ان کی موجودہ تنظیم قبائل کے لحاظ سے ہے ہر افریقن اپنے قبیلہ کو دوسرے قبائل سے افضل و برتر سمجھتا ہے جب کسی شینزی سے پوچھا جاتا ہے کہ تم کون ہو؟ تو وہ بڑے فخر سے اپنے قبیلہ کا نام بتاتا ہے مثلاً کہتا ہے کہ میں مسائی ہوں۔ تمہارا مذہب کیا ہے؟ اس سوال کو وہ بہت کم سمجھتا ہے۔ لیا اوقات اس سوال کے جواب میں بھی وہ اپنے قبیلہ کا ہی نام بتاتا ہے لیکن جب اس کے جواب کی غلطی اس پر واضح کی جاتی ہے۔ اور اسے سمجھایا جاتا ہے کہ اس کے قبیلہ کے متعلق سوال نہیں کیا گیا بلکہ اس کے مذہب کے متعلق پوچھا جا رہا ہے۔ تب جا کر اس کا دماغ دوسری طرف منتقل ہوتا ہے اگر وہ کسی شہر کے نزدیک رہنے والا ہے تو نسبتاً زیادہ ہوشیار ہوگا اور جلد کہہ دیگا کہ میں شینزی ہوں۔ اور اگر شہر سے دور کسی جنگل میں رہتا ہے تو جواب دیتے وقت اس کی ایسی ہی حالت ہوتی ہے جس طرح کہ ایک خورد سال بچہ کی حالت اس وقت ہوتی ہے۔ جبکہ اس پر ایسا سوال کر دیا جاتا ہے جس کا جواب وہ آسانی سے نہیں دے سکتا۔ بچہ عموماً اس وقت سوچنے کیلئے ایک وقفہ چاہتا ہے اور اپنی کمزوری کو چھپانے کیلئے اور سائل کو مشغول رکھنے کے لئے وہ سوال بار بار دہراتا چلا جاتا ہے تاکہ سائل جلد بے صبر نہ ہو جائے اور اس کو کافی سوچنے کا موقعہ مل جائے بعینہٖ شینزی اس سوال کے وقت کرتا ہے وہ سوال کو دو ایک بار دہراتا ہے میرا مذہب؟ ...... میرا مذہب؟ ایسے موقع پر سائل جو عموماً زیادہ صبر سے کام نہیں لینا چاہتا۔ خود ہی اس کی مشکل کو حل کر دیتا ہے کیا تم شینزی ہو؟ "ہاں" بڑی خوشی سے افریقن اقرار کر لیتا ہے۔

آپ اسے شینزی کہہ لیں یا اس کا نام کچھ اور رکھ لیں وہ انسان ہے اور انسان کی فطرت میں اللہ تعالےٰ نے اپنی ہستی کا شعور رکھ دیا ہے۔ انسان خواہ کتنی ہی ادنیٰ حالت میں ہو۔ اُس کو کوئی بتانے والا ہو یا نہ ہو۔ اس کی ضمیر پکارتی ہے کہ کوئی بالا ہستی ضرور ہے۔ جس نے انہیں سنبھالا ہوا ہے روز مرہ کی زندگی میں انسان ہزاروں ایسے حالات میں سے گزرتا ہے کہ جن کی بنا پر وہ ایک بالا و برتر ہستی کو ماننے پر مجبور ہو جاتا ہے افریقہ کے یہ قبائل اس کی واضح مثال ہیں۔ یہ لوگ دنیا کے موجودہ مذاہب میں سے کسی کو بھی نہیں مانتے۔ نہ ان کے پاس کوئی مذہبی کتاب ہے اور نہ بتانے والا پھر بھی یہ لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل ہیں مجھے اس ملک میں آئے ابھی چند ماہ ہی ہوئے ہیں۔ میں یہاں کی زبان نہیں جانتا۔ ترجمان کے ذریعہ ہی شینزی لوگوں سے گفتگو کرنے کا موقع مل جاتا ہے اسلئے میں اپنی رائے کو یقینی نہیں قرار دے سکتا لیکن میرا مشاہدہ یہ ہے کہ اپنے مذہب کے متعلق خواہ وہ کچھ بتا سکیں یا نہ بتا سکیں۔ مگر جب بھی میں نے کسی شینزی سے یہ پوچھا ہے کہ تم کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو اس نے ہمیشہ یہی جواب دیا ہے کہ خدا نے۔ لیکن جب میں نے ان سے خدا تعالیٰ کے متعلق مزید پوچھنا چاہا خصوصاً یہ سوال کیا کہ تم کو کس نے بتایا کہ خدا نے تمہیں پیدا کیا ہے؟ تو اس پر شینزی نوجوان ہمیشہ قہقہہ لگاتا ہے میں نہیں سمجھتا کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے۔ شاید وہ سوال کو ہی بیہودہ سمجھتا ہے اتنی بدیہی بات کے متعلق وہ کیا جواب دے اس کی فطرت پکارتی ہے کہ کوئی تو ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے پھر وہ اس سوال پر کیوں نہ ہنسے!

افسوس! وہ دنیا جو مہذب کہلاتی ہے۔ انسانی فلسفہ نے ان میں سے بہتوں کی شنوائی کو اس حد تک مفلوج کر دیا ہے کہ وہ فطرت کی آواز کو بھی نہیں سن سکتے۔ افریقہ کا شینزی جس ہستی کو سمجھتا اور جانتا ہے اور جس کے ہونے کو وہ اس حد تک بدیہی خیال کرتا ہے کہ اس کے وجود پر دلیل پوچھنے کو بھی وہ فضول سمجھتا ہے یورپ کا فلسفی اسکو پہچاننے سے قاصر ہے!

افریقہ کے شینزی اپنے خیالات اور اعتقادات کے متعلق تفصیلاً گفتگو نہیں کر سکتے۔ ان کے عقائد معلوم کرنے کیلئے سائل کو مختلف قسم کے سوال کئی رنگ میں کرنے پڑینگے۔ تب جا کر شاید وہ ان کے عقائد کے متعلق کوئی خیال پیدا کر سکے۔ زیادہ تر ان لوگوں کی باہمی گفتگو۔ انکے فقروں کو توجہ سے سننے اور ان کے رسم و رواج کو غور سے دیکھنے سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے عقائد کیا ہیں خدا تعالےٰ کے متعلق ان کا خیال ہے کہ اُسنے کُل کائنات کو پیدا کیا ہے وہ ہر جگہ ہے آسمان پر سورج پر اور زمین کی گہرائیوں میں اُن کا ہونا خاص طور پر سمجھا جاتا ہے بعض قبائل کی زبانوں میں خدا کا نام اور سورج کا نام مشترک ہے اس سے شبہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید یہ لوگ آسمان اور سورج کو ہی خدا سمجھتے ہیں۔ شینزی لوگ عموماً خدا کی عبادت کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ زیادہ تر ارواح کو پوجتے اور انہیں خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ ارواح خدا اور بندے کے درمیان واسطہ مانی جاتی ہیں۔ بعض قبائل کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کا خیال ہے کہ خدا ہمیشہ ہی بھلائی کرتا ہے۔ بُرائی اس سے سرزد نہیں ہوتی۔ مگر مجھ پر اثر یہ ہے کہ افریقن خواہ وہ شینزی ہے یا کسی دوسرے مذہب کا پیرو ہے خدا تعالےٰ کی محبت اور اس کے رحم اور فضل کی نسبت اس کے غضب انتقام اور شدید العقاب ہونے کو زیادہ جانتا ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب کسی وعظ میں خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے بے انتہا رحم اور فضل کا ذکر ہو رہا ہوتا ہے تو لوگ بہت کم توجہ دیتے ہیں۔ لیا اوقات اونگھنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن جب خدا تعالےٰ کے عذاب اور اس کی جہنم کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو سب ہوشیار اور ہمہ تن متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اور اثر بھی قبول کرتے ہیں۔ اس سے میں یہی نتیجہ نکالتا ہوں کہ افریقہ کے باشندے خدا تعالیٰ کو شدید العقاب ہونے کی حیثیت میں زیادہ جانتے ہیں۔ (الا ماشاء اللہ) اور اس کی محبت اور بے انتہا رحم و کرم سے بہت کم واقف ہیں۔

ارواح کے متعلق مختلف قسم کے خیالات پائے جاتے ہیں ان کا خیال ہے کہ مرنے کے بعد بزرگوں کی ارواح جنگلوں میں رہتی ہیں۔ بعض دفعہ جانوروں میں بھی داخل ہو جاتی ہیں۔ مرنے والے کی خواہش ہوتی ہے کہ خاندان اور قبیلہ کے لوگ اسے یاد رکھیں وہ سمجھتے ہیں کہ بزرگوں کے مرنے کے بعد اگر ان کے پسماندگان ان کو بھلا دیتے ہیں۔ تو بزرگوں کی روحیں ان سے ناراض ہو جاتی ہیں۔ اور طرح طرح کی بیماریاں اور آفتیں نازل ہوتی ہیں۔ کسی بیٹے یا دوسرے لواحقین کے بچے بیمار ہو جاتے ہیں۔ تو وہ خیال کرتا ہے کہ بزرگوں کی روحیں ناراض ہیں۔ کیونکہ وہ بخت سے کام نہیں کرتا۔ جب چیچک یا کوئی اور وبا پھوٹ پڑتی ہے تو والدین بچوں کو باہر کھیلنے نہیں دیتے اور نہ اونچا بولنے دیتے ہیں۔ مبادا وہ روح جس کی وجہ سے یہ وبا پھیلی ہے بچوں کا شور سنکر جنگل سے گاؤں میں آ جائے اس قسم کی روح کو افریقن MIZIMU کہتے ہیں۔ یہ عموماً گاؤں کے قریب کسی درخت پر رہتی ہے۔ اس وجہ سے اس کا بڑا اثر ہوتا ہے اسے ہمیشہ خوش رکھنا پڑتا ہے۔ جب کوئی بیماری گاؤں میں پھیلتی ہے تو گاؤں کے سب بچے بوڑھے مرد۔ عورتیں درخت کے نیچے جمع ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے نیچے سے جگہ کو اچھی طرح سے صاف کیا جاتا ہے۔ گاؤں کا نمبردار قربانی لاتا ہے اور روح سے مخاطب ہو کر کہتا ہے "اے باپ ہمیں علم نہ تھا کہ یہ آپ کے رہنے کی جگہ ہے ہم سے قصور ہوا۔ ہم معافی چاہتے ہیں۔ ہم سب یہاں اہل و عیال سمیت آئے ہیں یہ قربانی ہم تیرے حضور پیش کرنے کیلئے لائے ہیں۔ اسے قبول فرمایئے اور ہمیں زندگی دیجئے" قربانی کی جاتی ہے۔ ایک حصہ روح کو نذر کر دیا جاتا ہے۔ باقی خود کھا لیتے ہیں وغیرہ وغیرہ

انسانی روح اور جسم سے مرکب ہے روح انسان کے جسم میں کہاں رہتی ہے اس کے متعلق افریقن قبائل میں مختلف خیال پائے جاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ روح انسان کے سر میں رہتی ہے بعض دل کو روح کا گھر سمجھتے ہیں۔ بعض کے نزدیک روح خون میں پیدا ہوتی ہے بعض روح کو آنکھ میں بتاتے ہیں دلیل بدنظری ہے کہ جو انسان کو آنکھ کے ذریعہ سے لگ جاتی ہے۔ بعض روح کو سارے جسم میں خیال کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اپریشن وغیرہ کروانا پسند نہیں کرتے حتی کہ اپنے کٹے ہوئے بال اور ناخن بھی چھپا دیتے ہیں۔ تاکہ دشمن ان پر قابض ہو کر نقصان نہ پہنچا سکے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ایک کتاب میں میں نے یہ لطیفہ پڑھا تھا کہ ابتداء میں جب یورپین اس ملک میں آئے وہ یہ دیکھ کر سخت حیران ہوئے کہ جب وہ داڑھی مونڈ چکے ہیں تو ان کا افریقن ملازم بالوں والا کاغذ اٹھائے ہوئے گھبراتا ہے دریافت کرنے پر وجہ یہ معلوم ہوئی کہ وہ ڈرتا ہے کہ اگر صاحب کو خدانخواستہ کچھ ہو گیا۔ تو اس پر شک کیا جائیگا کہ اس نے صاحب کو کچھ کر دیا ہے۔

شینزی لوگ جادو ٹونے ایسے توہمات میں مبتلا ہیں بیماری کے وقت افریقن دل بلطبعاً اس طرف مائل ہوتا ہے کہ کسی نے جادو کر دیا ہے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ چند ہی آدمی طبعی موت مرتے ہیں۔ باقی سب جادو کی نذر ہو جاتے ہیں۔ اسلئے جب کوئی جوان اور بچہ مر جاتا ہے تو یہ پتہ لگانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ کس کے جادو کرنے کی وجہ سے موت واقع ہوئی ہے ایسے لوگ عموماً مریض کی عیادت کے لئے جانا بھی پسند نہیں کرتے کیونکہ ان کو یہ خیال رہتا ہے کہ اگر مریض مر گیا تو ان پر شک کیا جائے گا کہ انہوں نے جادو کر دیا ہے جادو کے خیال سے شینزی لوگ اپنے گھر بھی دور دور بناتے ہیں۔ کیونکہ انہیں خوف رہتا ہے کہ پڑوسی کسی وقت حسد میں آ کر ان پر جادو نہ کر دے۔ خشک سالی کے زمانہ میں بارش مانگنے کے لئے بعض قبائل اپنے دیوتاؤں کے سامنے بیل کی قربانی کرتے ہیں۔ قربانی کیلئے بیل سیاہ رنگ کا منتخب کیا جاتا ہے۔ سیاہ رنگ کے بیل کو شاید اسلئے پسند کرتے ہیں

(باقی صفحہ ۷ پر)

اعلان نمبر ۲

(۱) الیشو افریقن کمپنی لمیٹڈ۔ اور سندھ ویجیٹیبل آئیل اینڈ ایلائیڈ پراڈکٹس کمپنی لمیٹڈ۔ پاکستان۔ لاہور کے حصہ داران کی اطلاع کے لئے ایک اعلان اخبار الفضل مورخہ ۱۹ ستمبر اور ۲۳ ستمبر ۴۸ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں یہ دوسرا اعلان ہے۔ اس کے ذریعہ ہر دو کمپنیوں کے حصہ داران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہر حصہ دار کو بذریعہ مطبوعہ سرکلر ۱ مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۴۸ء تفصیلی حساب بھجا جا رہا ہے۔ جس سے معلوم ہوگا کہ ۳۰ ستمبر ۴۸ء تک کمپنی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس میں کس قدر وصول ہو چکا ہے۔ اور اب کس قدر بقایا قابل الادا ہے۔ یہ بقایا ۳۱ اکتوبر ۴۸ء تک ضرور ادا کر دینا چاہیئے تا یہ معاملہ بغرض ضبطی حصص بورڈ آف ڈائرکٹرز میں پیش کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ پہلے اعلان پر حصہ داروں نے بقایا ادا کرنا شروع کر دیا ہے ۳۰ ستمبر ۴۸ء تک جو رقوم وصول ہو چکی ہیں وُہ ہمارے حساب میں جمع ہو چکی ہیں۔ اس کے بعد چونکہ دفتر محاسب چنیوٹ چلا گیا۔ اسلئے جو رقوم یکم اکتوبر یا اس کے بعد محاسب صاحب کو وصول ہوئیں۔ وُہ ابھی کمپنی کے حساب میں نہیں آئیں۔ محاسب صاحب کی طرف سے اطلاع آنے پر ان کو جلد درج کھاتہ کر لیا جائے گا۔ احباب فکر نہ کریں۔

(۲) جن حصہ داران نے اپنی مالی بدحالی کی وجہ سے بقایا ادا کرنے کے لئے معذوری ظاہر کی ہے اور حصص فروخت کرنے کی درخواست کی ہے ان کے فروخت کرنے کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں مگر حصہ داران کو خود بھی ان کی فروخت کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ اس بارے میں اصل ذمہ واری خود ان پر ہے نہ کمپنی پر۔

(۳) سرکلر نمبر ۱ میں جو تفصیلی حساب لکھا گیا ہے۔ اس میں کوئی غلطی ہو تو اس سے فوراً اطلاع دی جائے۔ حساب کے ٹھیک ہونے کی صورت میں بھی بذریعہ کارڈ مطلع فرما دیا جائے کہ حساب ٹھیک ہے اگر کسی حصہ دار کو سرکلر ۱ نہ ملے تو طلب کرنے پر دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔

(۴) دفتر میں ہر حصہ دار کا الگ کھاتہ اور فائل کھولی گئی ہے ان کا کھاتہ نمبر سرکلر ۱ میں لکھ دیا گیا ہے آیندہ خط وکتابت میں کھاتہ نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے نیز یہ بھی درخواست ہے کہ حصہ دار اپنا نام اور پورا پورا پتہ خوشخط لکھا کریں۔

(۵) سارٹیفکیٹ حصص کے بھیجنے میں غیر معمولی دیر ہو گئی جس کا ہمیں افسوس ہے یہ اب مکمل کرائے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ ۳۱ اکتوبر ۴۸ء سے پہلے ہی تمام حصہ داران کو بذریعہ رجسٹری بھجوا دئے جائینگے۔ جن کو ۳۱ اکتوبر تک نہ ملیں۔ وُہ یکم نومبر ۴۸ء کے بعد ہمیں مطلع فرما دیں۔ سارٹیفکیٹ کے ملنے پر رسید سے ضرور مطلع فرمائیں تا ہمیں اطمینان ہو جائے۔

خاکسار عبدالحمید (الف۔ سی۔ آئی) سیکرٹری بورڈ آف ڈائرکٹرز ۹/۱۰/۴۸

بقیہ از صفحہ ۲

کہ بادلوں کے ساتھ اس کے رنگ کو مناسبت ہے۔ بعض قبائل کا دستور ہے کہ کھیت میں بیج عورت کے ہاتھ سے ڈلواتے ہیں ان کا خیال ہے کہ عورت میں بڑھانے کا مادہ ہوتا ہے اسی طرح تجارت کیلئے یا کسی اور اچھے کام پر جاتے وقت سڑک پر اگر کسی

لڑکی سے سامنا ہو جاتا ہے تو یہ اچھا شگون خیال کیا جاتا ہے ہندوستان میں بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اس قسم کے توہمات میں مبتلا ہیں یہ اعتقادات کے لحاظ سے بھی ان میں افریقہ کے سشنریوں میں زیادہ فرق نہیں ہے لیکن کس قدر تعجب کی بات ہے کہ جب ایسے لوگ افریقہ میں آتے ہیں۔

تو وُہ اپنے آپ کو مذہب کا ماننے والا۔ اور ان افریقن کو سشنیری یعنی لا مذہب کہتے ہیں۔ اور اپنی حالت پر نگاہ نہیں کرتے۔

فلسطین کے کسی کونے میں بھی یہودیوں کی خودمختاری کو برداشت نہ کیا جائیگا

فارس بے الخوری کا بیان

پیرس ۱۵ر اکتوبر۔ کل اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے مسئلہ فلسطین پر بحث کی۔ قائم مقام ثالث ڈاکٹر بنچ نے فلسطین میں عارضی صلح کے متعلق ایک مفصل رپورٹ پیش کی۔ شام کے نمائندے فارس بے الخوری نے کہا عارضی صلح کے دوران میں یہودی برابر ناجائز طور پر اسلحہ اور فوجی عمر کے یہودی نوجوانوں کو فلسطین پہنچاتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے وہاں اپنی طاقت پہلے کی نسبت بہت زیادہ بڑھا لی ہے۔ برخلاف اس کے عارضی صلح سے عربوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا ہے۔ کیونکہ اس عرصہ میں کسی بیرونی ملک نے بھی انہیں اسلحہ فراہم نہیں کیا ہے۔ چینی اور برطانوی نمائندوں نے مل کر ایک قرارداد پیش کی۔ جس میں انہوں نے یہودی حکام سے پوچھا ہے کہ انہیں کاؤنٹ برناڈوٹ کے قتل کے متعلق تفتیش میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ چینی نمائندے کی تقریر کے بعد جلسہ کل پر ملتوی ہو گیا۔

اجلاس کے بعد فارس بے الخوری نے اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ عرب تقسیم کی تجویز کو ہرگز قبول نہ کریں گے۔ فلسطین کے کسی کونے میں بھی یہودیوں کی خودمختاری کو تسلیم کرنے کے لئے وہ تیار نہیں ہیں۔ وہ یہودیوں کی عارضی کامیابیوں کو کوئی وقعت نہیں دیتے۔ یہ آزادی کی جدوجہد کا پہلا دور ہے۔ اور انشاء اللہ فلسطین کو کامل طور پر آزاد کرانے کے لئے ہم آخر دم تک اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔

عرب لیگ کا اجلاس ۲۹ر اکتوبر کو ہوگا

قاہرہ ۱۵ر اکتوبر۔ کاؤنٹ برناڈوٹ کی رپورٹ کی روشنی میں فلسطین کے سوال پر غور کرنے کے لئے اور رپورٹ کے متعلق قطعی اعلان کرنے کے سلسلہ میں عرب لیگ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس ۲۵ر اکتوبر کو ہوگا۔ عرب لیگ کے تمام ممبروں پر جواب دہی کے لئے پابندی ہوگی۔ عرب لیگ کونسل کا اجلاس بھی ۲۵ر اکتوبر کو ہو رہا ہے۔ اس اجلاس کی صدارت یمن کے امیر سیف الاسلام عبد اللہ فرمائیں گے۔ (رائٹر)

احسان فراموشی!

لنڈن ۱۵ر اکتوبر۔ ہزاروں پرواز کرنے والے کبوتروں میں اکثر نے زمانہ جنگ میں خبر رسانی کے فرائض سرانجام دیئے تھے۔ اب بھوک کا شکار ہو جائینگے کیونکہ وزارت خوراک نے ان کبوتروں کے مالکوں کی خوراک رسانی میں کمی کر دی ہے۔ ہزاروں پرندوں کی پرورش جنگ کی نازک حالات کے پیش نظر کی گئی تھی۔ (رائٹر)

فلسطین کے متعلق کاؤنٹ برناڈوٹ کی سفارشات پر

سیاسی کمیٹی میں بحث شروع ہو گئی

پیرس ۱۵ر اکتوبر۔ اتحادی قوموں کے سابق ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ نے اپنے قتل سے پہلے مسئلہ فلسطین کے متعلق جو رپورٹ پیش کی تھی۔ اتحادی قوموں کی سیاسی کمیٹی نے اس پر بحث شروع کر دی ہے۔ اس سلسلہ میں کاؤنٹ برناڈوٹ نے فلسطین کے مستقل حل کے لئے جو سفارشات پیش کی تھیں۔ ان میں انجمن اقوام متحدہ سے یہ درخواست کی گئی تھی کہ وہ فلسطین کی نام نہاد اسرائیلی حکومت کو تسلیم کرے نیز سفارش کی گئی تھی کہ نجف کو جو تقسیم کے سابقہ فیصلہ کی رو سے یہودیوں کو ملتا تھا۔ عربوں کے حوالہ کر دیا جائے اور گلیلی کا علاقہ عربوں کی بجائے یہودیوں کو دیا جائے۔ بیت المقدس اور اس کے ملحقہ علاقہ کے متعلق یہ تجویز کیا گیا تھا کہ اس کا نظم و نسق بین الاقوامی کنٹرول کے ماتحت انجام پائے۔ قائم مقام ثالث ڈاکٹر بنچ کو سیاسی کمیٹی نے دعوت دی ہے۔ کہ وہ بھی ان مذاکرات میں حصہ لیں۔ نیز شرق اردن اور نام نہاد اسرائیلی حکومت کے نمائندوں کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ مگر چونکہ وہ بحث میں حصہ لے سکیں گے لیکن ووٹ دینے کا انہیں حق حاصل نہیں ہوگا۔

ڈاکٹر بنچ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہودیوں کی نام نہاد اسرائیلی حکومت کو تسلیم کر لینا چاہیئے کیونکہ وہ بہت احسن طریق پر چل رہی ہے۔ نیز اس کو بھی تسلیم کیا کہ عربوں کی طرف سے اس کی مخالفت دن بدن شدید سے شدید تر ہوتی جا رہی ہے۔

اسٹرلنگ فاضلات میں سے برما کو ۲۰ لاکھ پونڈ دیئے گئے

لنڈن ۱۴ر اکتوبر۔ ایک نئے مالیاتی معاہدہ کے تحت برما اسٹرلنگ فاضلات کے مرکزی خزانہ میں سے اپنی ضروریات کے لئے ۲۰ لاکھ پونڈ تک کی رقم نکلوا سکتا ہے۔ یہ رقم وہ ان علاقوں میں استعمال کرے گا جن میں اسٹرلنگ کرنسی نافذ نہیں ہے۔ برما کے پاس ایسے علاقوں کے لئے کچھ رقم موجود ہے۔ اس رقم سے وہ مزید استفادہ حاصل کرے گا۔ یہ تصفیہ برطانوی سفارتخانے اور برما حکومت کے درمیان رنگون میں طے پایا ہے۔

یہودی علاقہ میں دوبارہ بلیک آؤٹ کا نفاذ

دمشق ۱۵ر اکتوبر: معلوم ہوا ہے کہ اسرائیلی حکومت نے یہودیوں کے مقبوضہ علاقہ میں دوبارہ بلیک آؤٹ نافذ کرنے کے متعلق ہدایت کی ہے۔ (رائٹر)

دولت مشترکہ میں پاکستان کی فوجی اہمیت تسلیم کر لی گئی

کشمیر کے متعلق لیاقت نہرو ملاقات کے امکانات

لنڈن ۱۴ر اکتوبر۔ اسٹار کا ڈپلومیٹک نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ پاکستان برطانیہ اور دولت مشترکہ کے دیگر ممالک کے درمیان دفاعی مسائل پر گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس میں پاکستان کی طرف سے مسٹر اے۔ بی نقوی حصہ لے رہے ہیں۔ فیلڈ مارشل منٹگمری کی جگہ حال ہی میں جنرل سلم کو چیف امپیریل جنرل سٹاف مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے اس گفتگو کے درمیان پاکستان کی شمال مغربی سرحد اور برما کی سرحد کی طرف خاص طور پر توجہ مبذول کروائی۔ ان دونوں دفاعی سرحدوں پر پاکستان کی پوزیشن سب سے علیحدہ ہے۔ پاکستان کی اس پوزیشن کی وجہ سے پاکستان کو ضروریات کی روانگی اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتی ہے۔

اس مسئلہ کا تعلق زیادہ تر کشمیر کی حالت سے بھی ہے۔ ہو سکتا ہے۔ اثرات نظر آتے ہیں کہ دولت مشترکہ اور برطانیہ کے فوجی افسر ہی اور وزراء اعظم مسٹر لیاقت علی خان اور پنڈت نہرو کے درمیان کشمیر کے مسئلہ پر غیر رسمی گفت و شنید کو بھی نظر سے دیکھیں گے۔ اس قسم کی ملاقات میں دوستانہ فضا میں صاف صاف اور حقیقت پر مبنی باتیں کی جائیں گی۔ اس میٹنگ کے امکانات بہت زیادہ قوی ہیں۔

اگرچہ اس میٹنگ کے اثرات فوراً رونما نہیں ہوں گے۔ تاہم اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ غالباً جہاں تک اصولی جھگڑے کا تعلق ہے۔ اس کو باہم گفت و شنید سے طے کر لیا جائے گا۔ (رائٹر)

دعائے مغفرت

یہ خبر نہایت ہی افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ محترم مولوی عبد المغنی خان صاحب کی اکلوتی بیٹی قانتہ خانم ۲۵ اور ۲۶ ستمبر کی درمیانی شب کو زچگی کی حالت میں دہولیشی کی میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا کے فضل سے مرحومہ سلسلہ سے محبت اور اخلاص رکھنے والی اور غریبوں کی ہمدرد خاتون تھی۔ دینی تعلیم بھی جامعہ نصرت میں درجہ تک حاصل کی تھی۔ اور طالب علمی کے زمانہ میں پڑھنے کا شوق تھا۔ وصیت بھی کی تھی۔ مرحومہ نے شادی کے بعد ادیب فاضل کا امتحان بھی پاس کیا۔ مگر افسوس اپنے علم سے زیادہ دیر تک دنیا کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکی۔ مرحومہ اپنے پیچھے ایک ڈیڑھ سالہ بچی یادگار چھوڑ گئی ہیں۔ خدا تعالیٰ اس کا حافظ و ناصر و متکفل ہو۔ مرحومہ کے والدین کے لئے یہ صدمہ بہت ہی بڑا صدمہ ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور اس کی مغفرت فرمائے۔ تمام احباب جماعت حضور و صحابہ کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار داہیہ خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان (مرحوم)

فرانس کی کانوں میں کام کرنیوالے مزدوروں نے ہڑتال روسی ایما پر کی ہے

پیرس ۱۴ر اکتوبر۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے پیرس میں تقریر کرتے ہوئے اس بات کا انکشاف کیا ہے۔ کہ فرانس کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی ہڑتال کے متعلق روس کی طرف سے فرانس کی اشتراکی پارٹی کو احکامات موصول ہوئے تھے۔ انہوں نے بتلایا کہ ہڑتال شروع ہونے سے قبل مارشل سٹالن کے دست راست ایم ژدانوف نے دیئے تھے۔ (رائٹر)

روسی جرمن کی پیداوار میں کمی

برلن ۱۴ر اکتوبر۔ روسی جرمن کی طرف سے شائع شدہ ایک اخبار ٹگلیش روندشو نے جون اور ستمبر کے درمیانی عرصہ کی پیداوار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اس سال کی پیداوار بہت حد تک کم ہوتی جا رہی ہے۔ (رائٹر)

اسپین کو مغربی یونین میں شامل کرنیکی تحریک

جلاوطن ہسپانوی باشندوں کا اتفاق!

لنڈن ۱۴ر اکتوبر۔ لنڈن میں مقیم جلاوطن اسپین کے سوشلسٹوں نے ایک معاہدے کی تفصیل شائع کی تھی ان کا دعویٰ ہے کہ اس معاہدے میں نہ صرف بادشاہت پسند لوگ شامل ہیں۔ بلکہ اسپین کے دیگر سیاسی گروپ بھی شریک ہیں۔ اس معاہدہ میں کہا گیا ہے۔ کہ اسپین کو مغربی یورپ کی ریاستوں کے حلقے میں شامل کر دیا جائے۔ اسے مارشل امداد دی جائے۔ اس کے علاوہ اسپین مغربی یونین کے ساتھ عہد نامہ برسلز میں بھی شامل ہو جائے۔ (رائٹر)

روسی مشلر کی چانسلری کو منہدم کر کے ایک نئی یادگار بنا رہے ہیں!

برلن ۱۴ر اکتوبر۔ شہر کے جنوب مشرقی حصہ میں ایک بہت بڑی روسی فوجیوں کی یادگار تعمیر کی جا رہی ہے۔ اس عمارت کے لئے سامان ہٹلر کی ٹوٹی ہوئی چانسلری کی عمارت میں سے لیا جا رہا ہے۔ یقین کیا جا رہا ہے کہ باقی ماندہ چانسلری کی عمارت کو عنقریب بالکل منہدم کر دیا جائیگا۔ یہ یادگار زمین سے ۶۰ فٹ بلند ہوگی۔ اور اس کی جانب ہی ان روسیوں کی قبریں ہوں گی۔ جو برلن کے حملے کے وقت مارے گئے تھے۔ اس عمارت کی تکمیل میں ایک سال کا عرصہ لگے گا۔ (رائٹر)